
1932
LUCKNOW
OUDHPUNCH
1932

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں ہجو [illegible] کی غرض نہیں [illegible] مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا [illegible] اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر قائم [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی [illegible] سال بھر کے [illegible]

قواعد و ضوابط!

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے عطیہ دار اور فلسفیانہ مضامین کا بہترین [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ جلدیں [illegible] ادب [illegible] سیاست [illegible] ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

منیجر

جلد ۱۷ نمبر ۳۲

مضامین

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۲ء

غزل

(از حضرت فرزانہ شاعر جناب یگانہ آتش چنگیزی)

نہیں ان کے بیٹے حشر بپا کسے شناسا ہونا — جنہیں آتا نہیں راہ محبت میں فنا ہونا
تماری آدمیت ہی کی سرگزشت ابھی دنیا — تو اب بن بے خدا کے پہلے ہی اوپر خدا ہونا
کرو جب چاہو تم کا خوف سب ہم یاد فطرت — بہت دشوار ہے اُن کے نمک کا حق ادا ہونا
غیر مسلم کی تو زباں ہو وہ چھوڑ دو مسلم کو — زوال ہر قدم ہے فرض اُن کا ادا ہونا
جب منزل کی ہر ہم سب ہو رہی قیمت ہو — ہوا اسے نہیں یا کسی کو دیتا ہوتا
جو گزرا ہو وہ پھر اس کو تو شاید ہی جانیں — مجھے کچھ اب بے تو حسرت اُن کا سا سنا ہونا
کلکتہ ہر ایک تھا نہ میں ہر قوت ہم جن قوت — حقیقت ہے ترا ادا ہر بلا باخدا ہوتا
مجھے تو وہ وقتی ملعت آ گیا نہ دل میں — قسم ہر تیر قسم اب بار پھر یوں ہی خفا ہونا
ہوسہ وہ کر پہلا ساتھ تھا انکے بیچ میں — مرا جا ہی اُس کا بام پر جلوہ نما ہونا
سب اب لیجئے تو ہی دیا فرشتے کے کہ — کریں مشکل ہے پھر اور اُن کا فیصلہ ہونا

خدا کی مرضی کا ہم کو تو یا د ر ہو نہیں سکتا
ابھی باقی ہے جب تک اتحق اُسکا نا ہونا

نظم فیصدی

(از فیروز لدھیانوی)

وفا اک بھی نہیں مقل ہوں ہیں فیصدی — اُنکے عاشق باوفا ہیں گر پچیس فیصدی
لے رہا کار اُنکے گو رستا نہیں کرنے شمار — تیرے کشتوں کے یہاں کتنے ہیں فیصدی
کما کے سوکھی روٹیاں کرتے ہیں ہم خوش تن — اک چہا بھی ہمیں ملتی مرغن تو فیصدی
کوئی اگر میں اس حال میں جیت کرکے جیتا — ابھی کتنی دال پوری کتنا بیان فیصدی
نیچے کا جو زلف پر گو کہ یہ ملعت ہے ایسی کرتا — نیچے تھی ایسی گو وہ نکلے تھے لگن فیصدی
وہ دیکھا یا ہاتھ قسمت نے ہوگئی تسکین بیت — دیکھو کتنی گشتی ہے اُن کی دھر کی فیصدی
سلسلہ میں جوان ہو تو ساتھ ہوگی تو پھر انتہا — کرنے چوٹ نشانہ سے جتا گئی فیصدی
سے تو کیا یاں بچنے کو اُن کا اسکے نشے میں — بیٹھے بیٹھ کر جا سے اُنکے یاد فیصدی
خاک آلودگی ہو منزل میں لے جاؤں — ابھی ہو نشانہ بہت صحن فیصدی
جھاڑ یاں عشق سالکی ہیں ہر قیمت یکجا — اس سے بچنے کے بچا کر وہ مرحلہ فیصدی

ردی کی ٹوکری

غیر مسلم اُردو اخباری کا غذوں کی کامیابی کا راز

(از فیروز لدھیانوی)

ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں ایک ہندو جرنلسٹ کے ہمراہ ایک ریلوے جنکشن کے بک سٹال کے پاس کھڑا تھا۔ گاڑیاں تبدیل کرنے والے مسافر وں کے کثرت مسکنات اور عجب نظر آ رہے تھے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے مسافر سواریاں چڑھانے، اسباب لادنے اور قلیوں سے فیصلہ کرنے کے بعد بک سٹال کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں اور اُن کے ہاتھوں میں شائع شدہ عمل ایک پارچہ اخبار ہے۔ سب سے قابل یہ بات تھی کہ یہ شائقین زیادہ تر مسلم اور ہندو تھے۔ سٹال کی ہر ایک چیز کی طرف دیکھا تو وہاں عجیب ہی معاملہ تھا۔ مسلم اخبار کا غذوں کی گڈیاں اسی طرح بندھی پڑی تھیں۔ لیکن ہندو اخباروں کی جگہ صاف ہو گئی تھی۔ سارہ سٹال کا ملازم گاہکوں سے انکاری کر کے لوٹا رہا تھا۔ بلا میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مسلم ناظرین کی کثرت کے باوجود ہندو اخبار وں کی ہر دلعزیزی کے اسباب کیا ہیں؟ چنانچہ میں نے اس جرنلسٹ سے ازراہ سوال کیا کہ تمھارے اخباروں کی کامیابی کا راز کیا ہے۔ اُس نے مسکرا کر کہا۔

ہمارے دفتروں میں ردی کی ٹوکری نہیں ہوتی

میں نے متعجز کہا کہ ردی کی ٹوکری کی کیا ضرورت ہے جب اخبار کی کل فائل بھی ردی کی جلد ہو۔ اُس نے بک سٹال کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ ردی موجود ہے۔ اگلی اخبار بک رہے ہیں۔ میرے پاس اس دلیل قاطع کا کوئی جواب نہ تھا میں اس کے لئے پر غور کرتا رہا اور دل ہی دل میں یہ سچ پر بار منکشف ہو گیا کہ اس جرنلسٹ کا قول درست ہے۔ ہندو اردو اخبار کی کامیابی کا باعث یہی ہے کہ وہ جس نوع کسی مراسلہ نگار کی تحریر کو ردی کی ٹوکری میں نہیں ڈالتے۔ کوئی شخص خواہ کتنا ہی غیر معروف کیوں نہ ہو اپنا مافی الضمیر کیسی ہی سادی یا کم سادی تحریر میں کیوں نہ پیش کرے وہ اُسے اخبار میں ضرور درج کر دیتے ہیں۔ اور انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کسی اخبار کے مطالعے کے بعد ہر ایک اخبار دیکھنے والے کے دل میں خواہ وہ کسی طبقے کا فرد اور کیسی ہی قابلیت کا مالک کیوں نہ ہو۔ یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کسی موضوع پر میں بھی خامہ فرسائی کروں۔ پبلک کے سامنے اپنی رائے پیش کروں۔ مگر وہ علامہ دہر نہیں ہے اگر اس کی تحریر درست نہیں تو نہ سہی۔ وہ ایک دل اور دماغ تو رکھتا ہے۔ اسے یہ حق تو حاصل ہے کہ اسکے خیالات کی اشاعت کی جائے۔ وہ لکھتا ہے۔ اڈیٹر اس کی تحریر کو قبول کرتا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اڈیٹر کو مفت کا دوست مل جاتا ہے۔ جو اس اخبار کے لیے مواد فراہم کرنے میں سرگرم رہتا ہے

دوستوں میں اسکا چرچا ہوتا ہے حلقہ احباب میں مقبول ہوتا ہے۔ اسمیں اڈیٹر کا کیا ہرج ہے قوم کے ایک فرد میں مضمون نگاری کا ملکہ پیدا ہوا۔ پبلک خیالات کا ایک ترجمان بڑھ گیا۔ جنہیں چند دن لکھنے کا موقع آتا ہے کسی خاص مسئلے پر ایجی ٹیشن شروع ہوتا ہے تو ایسے [illegible] اور قلمی مضمون نگار بھی کام آتے ہیں اڈیٹر کے پاس مضامین کا انبار لگ جاتا ہے اور انکا اخبار ملک کے ہر حصے کے واقعات سے مرصع ہوجاتا ہے۔ ان کا ایجی ٹیشن اکثر کامیاب ہوتا ہے برخلاف اس کے مسلمان اڈیٹر صرف اپنی محنت پر بھروسہ کرکے اخبار نکالتے ہیں انھیں ضروری خبروں۔ قومی مسئلوں۔ پبلک کے خیالات یا نامہ نگاروں کے مشوروں کی ضرورت نہیں وہ نامہ نگار کا خود تحریر دیکھتے ہیں۔ تحریر اعلیٰ ہو۔ نظم میں قافیہ کا رنگ فائق ہو تو مضمون قابل اندراج ہے ورنہ ردی کی ٹوکری میں داخل ہوگا۔ صدہا مسلم نامور تحریر اور ادیب ان کی بے التفاتی کا شکار ہوکر ہندو اخباروں میں اپنے افکار و خیالات کی اشاعت کرتے ہیں اپنے خون جگر سے انکی کشت مراد کو سینچتے ہیں۔ مسلم اخباروں کے نامہ نگار نہایت قلیل رہتے ہیں۔ انھیں کسی کامیاب سے کامیاب مسلم اخبار سے بھی مالی معاوضہ کی امید نہیں۔ برخلاف اس کے ہندو اخباروں کے مدیران کی قدر دانی کرتے ہیں۔ ان کی قابلیت اور امید سے زیادہ ان کی مالی مدد کرتے ہیں۔ مسلم اخباروں کے مدیر دن رات قلم گھس کر اپنے اخبار کا مضمون مکمل سے پورا کرتے ہیں۔ ان کے اخباروں میں مختلف ماخذوں کی نگاری کے نمونے نہیں ملتے مسلم ناظرین کا یہ عذر نہیں ہے۔ تاکہ اپنے اخبار کو کوئی ضروری مقامی خبر کسی موقع سے مسلم کوئی مراسلہ بھیجنے کا ارادہ کریں کوئی مسلم اڈیٹر ایسا اور شناس نہیں۔ کہ ان نوخیز نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرے۔ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔ ہر ملک اور ہر شہر میں ایسے خدام پیدا کرے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ مسلم اخباروں کے مدیر نہایت قابل اور فن ادب کے آزمودہ شناسا ہوتے ہیں۔ لیکن ناظرین کی قابلیت اور ان کے صحیح علم کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ آجکل کے نوجوان مسلمان اردو کے استاد ماہر نہیں ہوسکتے ادبی رسالوں کے مشکل مضمون کو سمجھ کر ان سے کوئی فائدہ حاصل کریں اور طبیعت پر زور دیں یہی وجہ ہے کہ ہندو اخبار خرید کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور مسلم اخباروں کی بے قدری ہو رہی ہے۔

اطلاع عام بنام اولیائے نابالغ و [illegible]

[illegible]

دستخط حاکم

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم

مہر عدالت

نام لیلانہ اس لیلا و نائلو کا [illegible] کا سامان

ہمارے یہاں [illegible] کا سامان نہایت عمدہ و بکفایت فروخت کیا جاتا ہے [illegible] منگاکر ضرور آزمائش کیجئے گا۔ ملاحظہ کے واسطے فہرست قیمت طلب فرمایئے گا۔

سکہ سنچار کمپنی متھرا

اطلاع حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۲۳۳

[illegible]

اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خرچہ نالش	۶	۱۳	۰
[illegible]	۲	[illegible]	۲
[illegible]	۸	۹	۲
[illegible]			
میزان	۸۹	۳	۳

[illegible]

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دستخط حاکم

مہر عدالت

پہلے جب جلسہ [illegible] ہو [illegible] تو ہم
جو [illegible] وہاں [illegible] اور
[illegible] ہو سکتے
چاہئے وہاں سے قبول کر لیا جائے دوسرا مکان
جہاں [illegible] اپنی تجارت کو اسٹیشنوں کے
ایک [illegible] پر اسی طرح فروغ دے سکتے ہیں جیسے
دوسرے [illegible] یا ایڈیٹر بند ہیں۔

[illegible] اپنے [illegible] ہونے کے [illegible]
[illegible]
اجرت [illegible] ہندوؤں کی طرح ہیں۔

[illegible] سے آپ کے نکالے ہوئے نتائج پر غور کر کے
[illegible]
[illegible] جمعیت کا [illegible] ہو سکے
[illegible]
[illegible]
نہیں [illegible] صاحب [illegible] ہو سکتا
ہے اور مسلمان ہیں۔ [illegible] ہو گئی ہے۔

سب سے پہلے [illegible] کے متعلق [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
نہیں ہوتیں۔

(۷) آہ ہو گیا ..... کی [illegible] اقدس [illegible]
[illegible] گیا اس [illegible] جنگل میں
[illegible] آئے ہوئے کئی [illegible]
[illegible] مصروف تفتیش رہے اور آخر [illegible]
[illegible] کی جستجو میں کامیاب ہوئے۔ ہم [illegible]
خدمت میں [illegible] پیش کرتے ہیں کہ انہیں کوئی
[illegible] سے نہیں اٹھانا چاہئے۔

(۸) [illegible] شاہ کی [illegible]
ایک [illegible] اور [illegible] کے بعد
[illegible] صاحب [illegible] ؟
[illegible] ہو سکتے۔
[illegible] صاحب کا [illegible] ہے۔

گماں ہیں [illegible] اسلام [illegible] بھی [illegible]
[illegible] اور [illegible] خدا [illegible]
باقی [illegible] صاحب [illegible] راستے
سے [illegible]
[illegible] صاحب کی [illegible]
[illegible] ہو چکی ہے۔ [illegible] دورے کا
پروگرام یہ ہے۔ ....

(۲) حضرت مولانا شاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شامل ہو گیا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] منفصل مقدمہ

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

فقیر [illegible] مزاروں کے [illegible] بعد
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] بالکل [illegible]
اور ان میں سے گلاب کی خوشبو آ رہی تھی چنانچہ
[illegible] حضرت مولانا [illegible] دوست
[illegible] ہے اور چادر شریف [illegible]
[illegible] لیکن اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شریک ہو جائیں ایک شخص
[illegible]
[illegible] ہیں اور ان پر چادر [illegible] آ گئی ہے۔

ظاہر ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کرنے کا [illegible] ہے۔

فانوس

[illegible]

مولوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] رسالہ فانوس [illegible]
[illegible]
[illegible] مضامین [illegible]
[illegible]
[illegible] رسالہ [illegible]
دفتر رسالہ فانوس [illegible] لکھنؤ

کی یہ حیثیت کہ وہ سالہا سال سے مسلمانوں کے زیادہ استقلال و یکسوئی نہیں کرتا ادھر معلوم ہوا کہ ایک ہندو اور ایک مسلمان میں کس قدر فرق ہے۔ باعث ان اخبارات کی آمدنی ترقی تک پہنچی ہیں اور اسی مسلمان کی جانب نقادی کرتا ہے تمام نقصان کا تمام ضمیر میں جگہ نہیں، اور قوم بھر کی آسائش متزلزل ہو گئی۔ قریب ان کی علمی بیچوں سے آسمان کے تارے توڑ لائے پھر کیا اشاعت میں ترقی ہوئی؟ پھر بھی اس امر کا شاید ہو اس میں قیاس کو دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ یہی حال پولیٹکل معاملات کا ہے۔ آپ یقین رکھیے ان ترکیبوں سے طرح کے پاپڑ بیلے مگر کامیابی نہ ہوئی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ مضامین ادبی اور بول چال کا طریقہ وہ جاذب نہیں کرتے جو عام خلق کے لیے جاری کیے گئے ہیں۔ آپ کو دعویٰ کا بہت سا حصہ سابق و حال کے اخبارات میں علمی ادبی عبارت سے کورے ہیں اور ان کے گلی محاورے۔ جاذب نظر تو غیر جاذب اور ناقابلیت ان بیچاروں میں بھی موجود ہے جن کی غرض اشاعت ادبی اصلاح ہے اگر یہ نہ ہوتا تو آنجناب کو بار بار تکلیف اٹھانے کی زحمت کیوں ہوتی اور حضرت اپنی عمر ان کی اصلاح میں کیوں ضائع فرماتے۔ علم کا جائز درجہ بھی بیچنے کی لذت سے جناب شاید واقف نہیں۔

اے صاحب عرب کے ایک مشہور شاعر بشار کی حکایت آپ نے شاید نہیں سنی۔ راوی کہتا ہے کہ بشار کے زمانے کی بی بی ہمیشہ جایا کرتی تھیں گئی دفعہ دیر تک بیٹھی اور وہ شعر پڑھ کر اٹھ کے یہاں ایک روز جب کہ سوتی تھی بیچ ان عورتوں کے "علت" ہوئے وہ ہوتے وہ جائے عادت کبھی نہ جا سکے۔

جب زندگی عادت کی راہ پکڑ لیں جاتا ہے۔ تماشہ ہی لکھ کر غصہ ہو گیا۔ آخر وہ لکھ کے علوم کھلا کس کی ذات کا کھٹکا پار کی۔ مثلاً کو دیکھ کر عورتوں کو دور پھینکی چوڑی اور زنانے یہاں کو ابھی طرح کھٹکی اور آنکھیں ہو لگے۔

معتمد سراج لگا کے بی بی گھر چلی اٹھیں اور کسی جانے سے کشتی کر لیا۔ وہ آئی تو اس سے کہا کہ مجھے اپنے گھر لے چلو اور جب تمہارے یہاں بشار آئے تو میری ملاقات اس سے کرا دو۔ وہ آئی جانتی تھی کہ بشار کی ہوس ہے۔ بیچ خوشی راضی ہو گی۔ یہاں بشار کو بشارت دی۔ تو اسی بھائی ایک ہی جوان جوان شکل کی گوری نیلی کیلی اسامی تو لگی ہے کہ عش عش کر جاؤ گے۔ وہ پورا متعہد ہی تھے تو ملا حیا لیتے معتبر وقت پر پہنچ گئے وہاں پہلے ہی سے بڑے صاحب موجود تھیں۔ اتفاقاً ملک چشتی ہوتے ہی بی بی نے ورد کی شروع کر دی بیچی والوں کے بقول لگے کہ خدا کا نور رو رو کے گی ہو ا ہو ہے "اگلا بجر بگلا بھرے سارا دن اس کر لیا بیچے"۔

"بیچارہ موزوں کا مٹے وہ تیر اول قرار دیا قرار کہاں گیا۔ آخر اس کشتی کے یہاں کیوں آیا اور مجھ کو ایک دلال بچا ہو اور مار کرنے پر آمادہ؟" (ہے اللہ حاشا اس ایمان کے بدلے سے ہوئے ہی گر ہوا۔ "مارالیت ایر دمشاق حلالا ولا الحبیب منک حراما ولاشد حبیب علی الذی ... بالله مرقعا"۔ خدا قسم مجھ سے زیادہ حلال میں غضب اور حرام میں مزے دار دوست ہیں نے نہیں دیکھی۔ اب سے تم نے تو بھی کی لذت دور کر دی، تو حضرت معلوم ہوا کہ جو مزا بطور نقلی اتنا جاذب کسی فن کے کمال کا مشہور ہونے میں ہے وہ حقیقی کمال میں نہیں ہے۔ خواہ وہ ادبی چٹخارا ہی کیوں نہ ہو۔

آپ لکھتے ہیں کہ ایک اسٹال میں مسلمان جو اخبار رکھا ہوا ہندی رکھی رہی اور ہندو اخبار کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا لے گئے اس بیان سے تو یہ معلوم ہوا کہ مسلمان خریدار بہ نسبت ان مسلم اخبار والوں کے زیادہ ہوشیار تھا، جو جا بے سرو انہیں بیچتے تھے کوڑی کوڑی میں بچا دیتے ہیں اور اچھا مال شوق خرید کرتے ہیں کہ اسٹیشن کا ایک اسٹال خالی ہو جاتا ہے۔ ابھی لکھتے افسوس ان سب خریداروں کو اڈیٹر بنا دیکھیے کسی طرح مسلم اخبار نویسی کے فن میں جان تو آ سکے۔

اصلی انحلال کے اسباب دوسری جگہ ہیں۔ ہم بار ہا انھیں بیان کر چکے لکھائی ہوئی بات کہاں تک رٹی جائے۔

بندہ پرور یہ صحیح ہے کہ زمانہ اہل کمال سے خالی نہیں مگر ان کی خدمتوں کا اصلی عوض انھیں ملے اور ان کے کمالات سے دنیا کو مستفید ہونے کا

مدینہ بجنور

سہ روزہ مدینہ کے علاوہ روزنامہ مدینہ بھی ان شاء اللہ عنقریب جاری ہونے والا ہے سہ روزہ مدینہ نے لگ لٹ کی جو خدمت کی ہے وہ آپ سے مخفی نہیں مگر ان شاء اللہ روزنامہ مدینہ اس سے بھی زیادہ وطن اور قوم کا بیباک ترجمان ہوگا روزنامہ مدینہ میں ہر سال لکھنؤ سے بڑا است بیانات نگار شائع کیے جائیں گے اور اس کی تمام صوری و معنوی خوبیوں کیلئے سہ روزہ مدینہ کا مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ آج ہی قیمت بھیجکر نام درج رجسٹر کرا لیجیے۔

روزنامہ کی قیمت حسب ذیل ہوگی

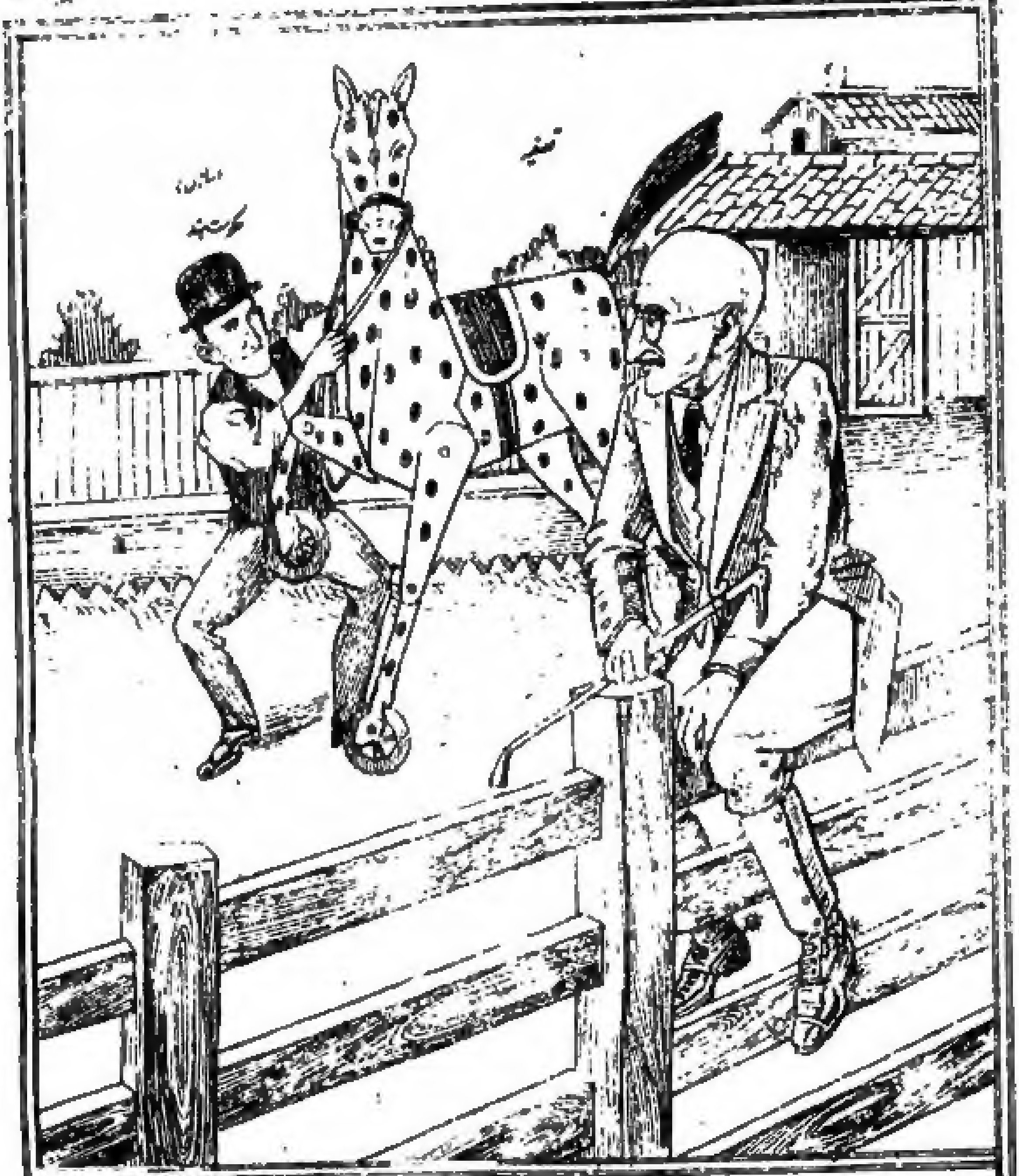
سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
للعہ	عہ	للعہ
ماہوار عہ	فی پرچہ	ایک آنہ (دار)

منیجر روزنامہ "مدینہ" بجنور، یو۔ پی

مبلغ

دارالعلوم لکھنؤ کا علمی، تاریخی، ادبی ماہوار رسالہ و مذہب کی خدمت کرتا رہا ہے جس عمدہ طور پر ہوگیا اور بارہ جلد از جلد ناظرین کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے۔ سالانہ چندہ ۶ جو صاحب وہ خریدار بنیں گے ان کی خدمت میں نمونہ قیمت مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر رسالہ مبلغ لکھنؤ جوہری محلہ



عجب حالات کے گھوڑے ہیں

ت ــــ واہ واہ! میرے گھوڑے کا کچھ نہ پوچھیے کمال ہے کہ جگتا ہے گنڈیاں۔ اتحاد عمل کے معنی ہی یہ کہ ملک بھر اس پر سوار ہو کر بھی نہ تھکے گا!

بھول! بھول!
ت ــــ ابی جب گاڑی ہی کے گھوڑے پر بیٹھنا ہے تو یہ کٹہرا کیا ہوا۔ تھو! تھو!! تھو!!!

دنیا کی بڑی بڑی نمائشوں میں اس کارخانہ کے عطر کا
مقابلہ ہوا اور اعلیٰ درجہ کے تمغے حاصل ہوئے اسی طرح
اس دیسی صنعت میں ممتاز اور غیر فانی شہرت حاصل ہے

جاری شدہ ۱۸۳۹ء

محب وطن حضرات
ہر وقت فروخت دیسی مصنوعات کو ہر حال ترجیح
دیں وہ سمجھتے ہیں کہ دیسی ساخت کی چیزوں کی خریداری
میں قومی اور ملکی بہبودی پنہاں ہے وہ جانتے ہیں کہ
دوسرے ملکوں نے اسی طرح ترقی کی اور کامیاب ہوئے

فہرست طلب فرمائیے
آرڈر کی تعمیل فوراً ہوتی ہے
تاجروں کے ساتھ
خاص رعایت کی جاتی ہے

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ سے فرمائش کرنا چاہیے

شاخیں: قنوج۔ حیدرآباد دکن۔ بھل-

تار کا پتہ حنا لکھنؤ	اس کارخانہ کا عطر حنا بے مثل اور لاجواب ہے کارخانہ ہذا کی شاندار عمارت حنا بلڈنگ کے نام سے موسوم ہے	ٹیلیفون ۱۲۹ لکھنؤ



محض اُنھوں نے تو حالت درست ہو سکتی ہے لیکن لوگ بے فکر اور قابل بے بسی کا کام ہے۔ اس کے واسطے کافی سرمایہ بھی درکار ہے ان لوگوں سے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ جو کی بہت اور اہلیت ہو کہ وہ انجمن کے عہد اخبار دیسی کو وسیع کرے گے اس پر ہم بھیجتے ہیں۔ تو انسان بیٹھے والوں نے واہ واہ کی کسی کو گالیاں دیں، کسی سے جھڑپ، کسی کی خوشامد کی۔ کسی کا دل خواہ مخواہ جلایا، کر با ہمی کی ناگی چار دن دکھائی اور خواب غفلت میں مبتلا ہو گئے۔ فقط

کی غلامی مرحومی اور تضاد پڑ رہی ہے وہ بیچے نہیں جاتے نہ میراث میں تقسیم ہوتے ہیں البتہ لڑکیاں اور عورتیں پھر نادم شیوہ دگر تازیانہ ہیں۔ تو اس قسم کی غلامی ہندوستان کے کس گھر میں نہیں ہے؟ ارے صاحب ہندوستانی زوجات کی حالت ملاحظہ

عورتوں کا یہ حال۔ مردوں کی حالت دیکھیے جو گری پیشہ ہیں اُنھوں نے تو بیتی کی صورت خواب میں بھی نہ دیکھی ہو گی جو زراعت پیشہ ہیں وہ زمیندار کے غلام اور پرجاؤں کے آقا ہیں۔ رہے تجارت پیشہ تو حضور دیکھتے ہیں!۔

حیدرآباد کی ریاست ایک آئینی ریاست ہے اُسنے قانون جیا کے نافذ کر دیا۔ حال کہ جب مخالفت آئینی کی اطلاع ملتی ہے تو رد و کد کرتے ہیں۔ پر تحقیق ہندیا میں کبھی ہی ہوتا اور یہی ہو سکتا ہے کہ جرم کا ثبوت و بعد تحقیق اطلاع مجرم کو مل جاتا ہے۔ کاش صاحب کی منطق پر عمل اُنکا کا کام نہیں۔

راہ میں ایک واسطہ العین بیک نظر دیا کر دیکھتے چلے جاتے تھے کہ انھیں اپنی پشت پر کسی راہگیر کی آہٹ محسوس ہوئی پلٹ کے دیکھا اور پھوٹتے ہی فرمانے لگے ہے تو بھی ایسا تیرا باپ بھی ایسا غریب راہگیر حیرت سے منہ دیکھنے لگا تو حضرت نے خود ہی وجہ بیان فرمائی شش سن سے! تو نے اپنے دل میں ضرور کہا ہو گا کہ کانا بھی ایسا آتا ہے ریا جاتا ہے۔ بس میں نے



برسات کے بازی گر

"جمیلہ بھیا جیب پاپ پا پا پا پا — بیس بیس"

شاید دھیری دستی میں یہ وسعت ہے کہ میں اٹھاؤں گا اور کوئی دوا انگلستان کو جیل رفتن سکتا ہو۔

مولانا ابیمی کی لوٹ جیب

نکل آتا ہے

ایک ہمارے معتبر ذرائع کی اطلاعات حیدرآباد دکن سے روز کسی اخباری کاغذ کے موصول ہوئے جس سے شہر ایں کے آنکھ کی "رپورٹ لک مکتوبی" گرش این دی حیدرآباد اسٹیٹ کے خلاف صحیح قرار دے کے ریاست میں عام غلامی کا رواج ثابت کرنا چاہا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ ریاست میں ایک قوم بنگیلی ریکے نام سے موسوم ہے یہاں خدمتگاری پیشہ ہیں اور زیادہ تر دیہات میں زمینداروں کے خدمات ساکالا اجرت پرادا کرتے ہیں یہ اجرت کھانے کپڑے کی صورت میں اکثر اور نقدی صورت میں کم ادا کی جاتی ہے۔

مضمون میں اخباری کا ذکر کا نام نہیں ہے اور نہ ہم اس سے خود انکے دل کی حالت پوچھتے ہنگیلوں

ہو جب خوبصورت لڑکیاں پہلے لگ کتی ہے گھروں سے جا نکل جاتی ہیں۔ اُٹھتے لات بیٹھتے جوتی کا دستور فی صدی نوے گھروں میں موجود ہے۔ یقینا غلامی کے سر پر سینگ نہیں ہوتے ہر کسی ذات کو مطیع بنانا ہی غلامی ہے۔

تجھے بھی گالی دی اور تیرے باپ کو بھی۔ کیا ہی کرانی دیل بول ہو!"

ریاست تو ڈالہ اور علاقی کا سدباب کر چکی ہے یہ غلامی اسلامی قبضے سے بہت پہلے کی ہے رواج میں ہمیشہ رہ گئی ہے۔ پھیروں کا آنا غلاموں کے

شائع کیا ہے اور وہ بھی شریعت وقانون کی رو سے فرما کے جناب کیس ہوسے عزم کا سستہ باب یگانہ کرنے کی تو رت طلب نہ کریں گے۔

گذشتہ عدد میں کہ تحریر دیکھے ابتدائی باتوں کو دیکھ کر کے اصل مطلب کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے [illegible] معلوم ہی کے یہ تحریر ہے [illegible] کیا وہ ہی ہر ایک کے فضل خدا انقلاب کی [illegible] سوچنے والوں کو پھانس لیا۔ پھر ایک [illegible] کو وہ باتیں کہاں نصیب ہیں۔

آدھا صبر آدھا شکر

ہمارے ایک صاحب نے مولوی [illegible] تحریر فرمائی اُن کے اجزا پہلے ہی سے معلوم تھے اس وجہ سے ہم نہیں اُن کے کمالات پر تعجب ہوا اور افسوس ہوا کہ جب اس تقریر سو صبر [illegible] نے فرمائی اُسے سنکے ہمیں ایک حکایت یاد آئی ہمارا ایک ساده [illegible] ادیب ہے، وہ کہتا ہے کہ [illegible] جنگل میں ایک بچے کی طرح پھرا [illegible] کھانا مانگا۔ گھر کی مالک نے اندر بلایا۔ میں گیا کیوں کیسی حسین کسی [illegible] کسی پیاری شکل تھی ابھی کھانا کھایا نہ تھا کہ گھر والے صاحب تشریف لائے خدا کی مار شکل [illegible] پر ہوتے ہوتے گردہ سے چوٹے چلے ہوسے [illegible] گال [illegible] بدنما رنگ [illegible] زیادہ سیاه [illegible] دیکھتے ہی نہ [illegible] استقبال [illegible] اور رومال [illegible] سے جاب [illegible] [illegible] سے [illegible] جب [illegible] سے کہا [illegible] دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ کہاں [illegible] اور کہاں یہ خناس [illegible]۔

اُنہوں نے جواب دیا [illegible] یہاں کے دو حصے ہیں ایک صبر دوسرا شکر [illegible]

میں نے [illegible] سے کیا مطلب ہے۔ کہا جب [illegible] تو خدا کا شکر کرتی ہوں میں نے ایسی [illegible] صورت مجھے عنایت فرمائی اور جب یہاں کی [illegible] صورت میرے سامنے آتی ہے تو صبر کرتی ہوں تاکہ ایمان کامل ہو جائے۔

ہمارے کرم دوست [illegible] کی تحریر میں صبر و شکر کا اظہار [illegible] ایمان [illegible] جو حاصل کرتے ہیں۔ اور ہم نے بھی [illegible] ایمان کامل کر لیا ہے کہ وہ [illegible] خوبصورت [illegible] تقریر ہے بدشکل [illegible]۔ خدا اس صبر و شکر کا اجر دے۔ آمین۔

التماس [illegible] کی [illegible] میں [illegible] اشاعت [illegible] تصحیح کی درخواست [illegible] چاہیے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

عدالت [illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم

مہر عدالت

دی [illegible] پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ [illegible] لمیٹڈ

لاہور

رجسٹری شدہ [illegible] کمپنی [illegible]

[illegible] تقسیم ہوگا [illegible]

فروخت حصص

[illegible] حصص [illegible] فروخت کیے جائیں گے۔

مبلغ پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ۔

مبلغ [illegible] روپیہ فی حصہ منظوری کے بعد۔

باقی مبلغ [illegible] روپیہ [illegible]

بنکرز

[illegible] بنک [illegible] لمیٹڈ لاہور

[illegible] بنک [illegible] لمیٹڈ لاہور

رجسٹرڈ آفس [illegible]

ترجمان سرحد کا تبصرہ [illegible] حکومت [illegible] ہے اور [illegible] کی [illegible] کی [illegible] اس سلسلہ [illegible] کمپنی بنائی گئی ہے [illegible] مسلمانوں کا فرض ہے [illegible] کی ترسیع اشاعت [illegible] سرحد [illegible] عظیم الشان [illegible] شروع [illegible] کی [illegible] مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کے [illegible] بنیادی نگرانی [illegible] ہندوستان میں روزنامہ [illegible] زندہ رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

پراسپکٹس اور درخواست کے فارم کمپنی کے [illegible] بنکرز سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

[illegible] کمپنی [illegible] سیکرٹری [illegible] ایم اے ایل ایل بی

فراخدلانہ رعایت اودھ پنچ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کسی حالت میں بھی [illegible] جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات جاہل و خود ساختہ طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں بجائے صحت حاصل کرنا [illegible] کے خواہشمند ہیں اگر آپ ماہر [illegible] الفن اور حاذق اطبا کے مشورہ سے [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ [illegible] کی جدید فہرست طلب کر کے فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے [illegible] کتاب [illegible] رہتی ہے۔

المشتہر۔ دواخانہ [illegible] لکھنؤ



[illegible] کمپنی [illegible]

[illegible] دور کرنے اور [illegible] بنانے کا کارخانہ

[illegible]	قوت [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible]
بال [illegible]	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
دو [illegible]	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

جلد [illegible]
رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۸۳
[illegible] ۱۹۳۱ء

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح شروع سے آخر تک کے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج تک موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا دیا ہے

یعنی

[illegible] اساتذہ فن کی [illegible] سے نقل کی ہوئی [illegible]

استاد محمد علی خاں

[illegible]